© rasailojaraid.com

قادیانیوں کے حوالے سے امریکی مطالبات درست نہیں

اداریہ: روزنامہ ''خبریں''

امریکی کانگریس کے ارکان نے قادیانیوں کے عالمی لیڈر مرزا مسرور احمد کو اپنی حمایت کی پیشکش کی ہے، مرزا مسرور احمد کے دورہ واشنگٹن کے موقع پر امریکیوں نے دیدہ دل فرش راہ کر دیے، امریکی عہدے دار کیتھ ایلین نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں مسائل کا سامنا ہے، کمیشن کی چیئر پرسن قطرینہ لینٹس نے امریکہ پر زور دیا کہ وہ پاکستان اور انڈونیشیا پر دباؤ ڈالے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے متعلق قوانین میں ترمیم کرے، انہوں نے کہا کہ امریکہ کو ایسی حکومتوں کی خاص طور پر مخالفت کرنی چاہیے جو قادیانیوں کو نشانہ بناتی ہیں۔

ارکان امریکی کانگریس کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا قانون ختم کرنے کا مطالبہ نہ صرف دینی معاملات میں مداخلت بلکہ پاکستان کو ڈکٹیشن دینے کے مترادف ہے۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوری ملک ہے جہاں تمام مذاہب کے لوگ بستے ہیں اور انہیں یکساں حقوق حاصل ہیں۔ ہر کوئی اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزار رہا ہے۔ یہ حق قادیانیوں کو بھی حاصل ہے۔ امریکی کانگریس کے ارکان کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے متعلق قانون کو ختم کرنے کے مطالبے کے پس پردہ مقاصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں کہ پاکستان کو دباؤ میں لا کر خطے میں امریکی مفادات کے لیے تعاون حاصل کیا جائے۔ یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل امریکی کانگریس میں آزاد بلوچستان بارے بھی قرارداد پیش کی گئی تھی۔ اس کے پیچھے بھی ایک گہری سازش تھی اور اب قادیانیوں کے حوالے سے مطالبہ بھی ویسی ہی کسی چال کا عندیہ دینے کے لیے کافی ہے۔ امریکی حکام اور ذرائع ابلاغ نے بلوچستان میں پاکستانی سکیورٹی فورسز بارے جھوٹی کہانیاں گھڑ کر دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تھی اب شاید وہ قادیانیوں پر مظالم کی جھوٹی کہانیاں سنانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن پاکستان کے ۱۸ کروڑ عوام جن میں غیر مسلم بھی شامل ہیں اس سازش کو ناکام بنا دیں گے۔ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں نہ صرف مسلمانوں کو زندگی گزارنے کے سنہری اصول بتائے گئے ہیں بلکہ مسلم ملک میں رہنے والے غیر مسلموں کے حقوق کا بھی تحفظ کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے احمدیوں کو نان مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ پاکستان میں ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مناسبت سے ''یومِ تحفظِ ختمِ نبوّت'' منایا جاتا ہے۔ یہ کوئی سیاسی نہیں عقیدے کا معاملہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جس کی قادیانی نفی کرتے ہیں اور ایسا سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے لہٰذا اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لیے بنایا گیا قانون کوئی سیاسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ہے جسے امریکہ کے دباؤ پر ختم کر دیا جائے۔ یہ پاکستان ہی نہیں دنیا میں بسنے والے شمع رسالت کے اربوں نہیں بلکہ کھربوں پروانوں کے ایمان کا معاملہ ہے جنہوں نے تحفظ ناموسِ رسالت کے لیے جان کی قربانیاں دینے سے بھی گریز نہیں کیا اور آج بھی وہ اللہ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وتوقیر کے لیے جان کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اگرچہ ۱۹۷۴ء میں قرار دیا گیا لیکن اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو تحریک تحفظ ختمِ نبوّت کا سلسلہ ۱۸۸۰ء سے پہلے تک جاتا ہے۔ قادیانیت کے خالق مرزا غلام احمد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا جس کے خلاف تحریکِ ختمِ نبوّت نے ۱۹۳۴ء میں اس وقت زور پکڑا جب مجلس احرارِ اسلام نے احرار تبلیغ کا جلسہ بھارت میں احمدیوں کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے منعقد کیا۔ پھر برصغیر کی تقسیم کے بعد جب سر ظفر اللہ خان پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ بنے تو مؤرخین کے مطابق انہوں نے احمدیہ مسلم کمیونٹی کی سرپرستی شروع کر دی اور اس کے لیے اپنا آفس بھی استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا جس کے خلاف تمام مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے آواز بلند کی اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختمِ نبوّت کے پلیٹ فارم سے ظفر اللہ کو وزارت خارجہ کے لیے نااہل قرار دینے، احمدیوں کو اعلیٰ حکومتی عہدوں سے ہٹانے اور غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ ۱۹۴۹ء سے شروع ہونے والی اس تحریک کو اس وقت کامیابی حاصل ہوئی جب ۱۹۷۳ء میں آزاد جموں وکشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا جس کے بعد دسمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا قانون منظور کر لیا اور آئین پاکستان میں ملک کے صدر اور وزیر اعظم کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

تحریکِ ختمِ نبوّت میں سینکڑوں مسلمانوں کا خون شامل ہے اس لیے امریکہ بہادر کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ اس کے نام نہاد انسانی حقوق کا مسئلہ نہیں، دین کا معاملہ ہے جس میں ٹانگ اڑانے سے باز رہنا ہی بہتر ہوگا۔ وہ پہلے بلوچستان اور اب قادیانیوں پر نام نہاد مظالم کو انسانی حقوق سے جوڑ کر پاکستان کو دنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس کے لیے اس نے ایک ایسے وقت کا انتخاب کیا ہے جب پاکستان اقتصادی اور سیاسی مسائل سے دوچار ہے اسی لیے وہ اسے دباؤ میں لا کر اپنے مفادات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ قبل ازیں بھی امریکہ پاکستان کو زیر کرنے کے لیے منفی ہتھکنڈے استعمال کرتا رہا ہے جبکہ افسوس ناک پہلو تو یہ ہے کہ اسے ہر دور میں ڈالروں کے عوض بکنے والے آلہ کار میسر آتے رہے ہیں۔ آج بلوچستان کے معاملے میں بھی وہ ایسے ہی آلہ کاروں کے ذریعے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کچھ ایسا ہی معاملہ قادیانیوں کے حوالے سے بھی دیکھنے کو مل رہا ہے اور اس کے آلۂ کار Zionists Agenda پر عمل پیرا ہیں۔ Zion کے لفظی معنیٰ یروشلم کی وہ پہاڑی ہے جہاں ڈیوڈ کا شہر آباد ہے یا مسیحیوں کا چرچ ہے اس لیے قادیانیوں کا نیا شوشہ امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کا مشترکہ ایجنڈا ہے۔ اسی طرح بلوچستان کی صورت حال خراب کرنے میں ان تینوں ملکوں کے ساتھ بھارت کے ملوث ہونے کے ثبوت بھی ملے ہیں۔ امریکی کانگریسی ارکان کا قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے قانون کو ختم کرنے کے مطالبے کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ حکومت کی جانب سے اس کا سخت نوٹس لینے کی ضرورت ہے ورنہ امریکہ دشنام طرازیوں اور ملکی معاملات میں مداخلت سے باز نہیں آئے گا۔ اس کے لیے

© rasailojaraid.com

بھرپور سفارتی مہم شروع کی جائے اور خصوصاً اسلامی ممالک کو اعتماد میں لا جائے۔ امریکہ کو خطے میں اپنی مستقل موجودگی یقینی بنانے کے لیے پاکستان کی ضرورت ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ صدر اوباما کے اعلان کے مطابق ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے پُر امن فوجی انخلاء پاکستان کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں جو سلالہ چیک پوسٹ پر نیٹو فورسز کے حملے پر معافی مانگنے کی ضد کیے ہوئے ہے اور ردعمل میں نیٹو سپلائی بھی روک رکھی ہے۔ امریکہ معافی کو اپنی توہین سمجھتا ہے اس لیے وہ دباؤ کے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔ بات اب ملکی سلامتی و خود مختاری سے بڑھ کر دین اسلام تک آن پہنچی ہے اور یہی ان کا ٹارگٹ ہے جس کا اظہار خود سابق امریکی صدر جارج بش نے 9/11 کے بعد دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ کو مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ قرار دے کر کیا تھا۔ افغانستان میں امریکی فوجیوں کی جانب سے قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات بھی اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ اس لیے اب وقت آ گیا ہے کہ مسلم اُمّہ باہمی رنجشوں کو بھلا کر دین مبین کی عظمت اور تحفظ ناموسِ رسالت کے لیے متحد ہو جائے کیونکہ ہم نے خود کو فرقوں میں بانٹ کر اس قدر کمزور کر لیا ہے کہ اسلام دشمن قوتوں کو دین حق پر حملے کرنے کا موقع مل گیا۔ اس لیے ہمیں اقبال کے اس شعر کو مشعل راہ بنانا چاہیے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

(مطبوعہ: روزنامہ ''خبریں'' ملتان۔ ۳۰/ جون ۲۰۱۲ء)

قادیانی مصنوعات شیزان، سپیڈ، ثمر قند کا بائیکاٹ

تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ قادیانی مصنوعات

(۱) شیزان (۲) سپیڈ (انرجی ڈرنک) (۳) ثمر قند

تینوں بوتل، جوس، شربت اور دیگر سکوائش اور جوسسز کا بائیکاٹ کریں

شیزان کی ۳۰ فیصد آمدنی چناب نگر جاتی ہے جس سے مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے

ان ناپاک مصنوعات کے استعمال سے

خود بچیں اپنے گھر والوں کو بچائیں اور عام مسلمانوں کو بھی بچائیں

تحریک تحفظِ ختم نبوتؐ (شعبۂ تبلیغ) مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان